9386 - اگر وكيل مقرر كرده قيمت سےزيادہ ميں چيز فروخت كرے تو زيادہ رقم كسےملےگي؟

سوال

ميں ايك اشياء فروخت كرنے والي كمپني ميں ملازمت كرتا ہوں، مجھے سيلز مينجر نے كہا ہے كہ وہ يہ مال 1000ايك ہزار ريال ميں فروخت كرسكتا ہے، ليكن ميرے پاس ايسےگاہك ہيں جو يہي مال 1500پندرہ سوريال ميں خريد ليں گے، تو كيا ميں اسےفروخت كركےكمپني كو 1000ايك ہزار ريال دوں اور باقي خود ركھ لوں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر كمپني نےآپ كےليے قيمت مقرر كردي ہےكہ اس سے زيادہ ميں آپ فروخت نہ كريں تو پھرآپ كےليے مقررہ قيمت سےزيادہ ميں مال فروخت كرنا جائز نہيں.

ليكن اگركمپني نےآپ كےليے قيمت تو مقرر كي ہے ليكن زيادہ قيمت ميں فروخت كرنےسےمنع نہيں كيا، تو اس صورت ميں آپ زيادہ قيمت ميں فروخت كرسكتےہيں.

اوران دونوں صورتوں ميں زيادہ رقم كمپني كي ہوگي آپ كےليے اسےلينا حلال نہيں ہے.

اس ليے كہ وكيل اس ليے بنايا جاتا ہے كہ وہ اپنےموكل كي مصلحت ميں كام كرے نہ كہ اپني مصلحت كےليے.

اس كي دليل مندرجہ ذيل حديث ہے جسے امام بخاري رحمہ اللہ تعالي نے اپني صحيح بخاري ميں نقل كيا ہے:

عروہ رضي اللہ تعالي عنہ بيان كرتےہيں كہ نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے انہيں ايك دينار ديا كہ اس سےان كےليے بكري خريديں، تو انہيں نے اس سے دوبكرياں خريديں اوران ميں سےايك بكري ايك دينار كي فروخت كردي، اور بكري اور ايك دينار لا كرانہيں دےديا تو نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےان كي تجارت ميں بركت كي دعا دي، اور اگر وہ مٹي بھي خريد ليتےتواس ميں بھي انہيں نفع ہوتا. صحيح بخاري حديث نمبر (3643).

لھذا عروہ رضي اللہ تعالي عنہ خريداري ميں نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم كےوكيل تھےتوانہوں نےخريدوفروخت ميں نفع حاصل كيا اور يہ نفع نبي صلي اللہ عليہ وسلم كا تھا، اس ليےكہ اگر وہ عروہ رضي اللہ تعالي عنہ كا حق ہوتا تو نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم نہ ليتے.

ابن عبدالبررحمہ اللہ تعالي کہتےہيں:

علماء کرام کےہاں وکالت کےجواز ميں کوئي اختلاف نہيں، علماء کرام نےاس حديث کےمعني ميں اختلاف کيا ہےکہ وکيل کو جس کاوکيل بنايا گيا تھا اگروہ اس سےزيادہ خريدتا ہے تو کيا وہ موکل پر رکھنا لازم ہے کہ نہيں؟

مثلا: ايك شخص نے يہ کہا کہ ميرے ليے اس درھم کا اس جيسا گوشت خريدو تواس نے ايك درھم کا اس جيسا ہي چار کلوگوشت خريدليا، توامام مالك اور ان کےاصحاب کا مسلك يہ ہےکہ اگر گوشت انہيں صفات کا حامل ہے تواسےسارا رکھنا ہوگا، کيونکہ وہ محسن ہے، اور يہ حديث ان کےقول کي تائيد کرتي ہے، اور يہ حديث جيد ہے، اور اس ميں نبي کريم صلي اللہ عليہ وسلم کي دونوں بکريوں پر ملکيت کا ثبوت ملتا ہے، اگرايسا نہ ہو تونبي کريم صلي اللہ عليہ وسلم اس سے دينار نہ ليتے اور نہ ہي ان کي بيع صحيح قرار ديتے. اھ ديکھيں: التمھيد (2 / 108)

مستقل فتوي کيمٹي سے اس مسئلہ کےمتعلق سوال کيا گيا تو اس کا جواب تھا:

سامان اس کي قيمت سے زيادہ فروخت کرنا جائز ہےجبکہ اس ميں کاميابي ہو، ليکن يہ زيادہ قيمت سامان والے کي ہوگي، ليکن اگر مالك نے يہ شرط رکھي ہو کہ اس سےزيادہ قيمت ميں فروخت نہيں کرني توپھر اسي قيمت پر فروخت کرنا ہوگي جوصرف مالك نےمقرر کي ہے. اھ

فتاوي اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (13 / 96) .

ليکن ... جب کمپني نےآپ کےليے قيمت مقرر کردي ہے، اور آپ کے ساتھ اس پر متفق ہوں کہ اگر قيمت سے زيادہ فروخت کريں توقيمت سے زيادہ رقم آپ کي تواس صورت ميں قيمت سےزيادہ فروخت کرنا جائزہے اور زيادہ رقم آپ رکھ سکتےہيں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالي کہتےہيں:

جب (مالك) آپ کو کہےکہ يہ کپڑا دس ميں فروخت کرو اور اس سے زيادہ آپ کا توصحيح ہےاور زيادہ کا مستحق ہے... ابن عباس رضي اللہ تعالي عنھما اس ميں کوئي حرج نہيں ديکھتےتھے. اھ

ديکھيں: المغني لابن قدامہ (7 / 361) .

واللہ اعلم .